باب۔ 08

اسماء وصفاتِ الٰہیہ

Allah's Names and Attributes

- **صفاتِ الٰہیہ :**

صفاتِ الٰہیہ تین قسم پر ہیں۔

(1) پہلی قسم اللہ تعالیٰ کی ذات کی اصلی صفتیں ہوتی ہیں۔ یہ ازلی و ابدی ہوتی ہیں۔۔ ان کو کسی اور کی طرف نسبت کرنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے حیٰوۃ۔ اسم حَیٌّ تمام اسما کا پیشرو ہے۔ اسی کی تفصیل عَلِیْمٌ ، سمیعٌ، بصیرٌ اور قَدِیْرٌ ہیں۔ ایسے اوصاف، صفاتِ کمالیہ کہلاتے ہیں۔

(2) صفات الٰہیہ کی دوسری قسم وہ ہے کہ جو ہوتی تو حقیقی صفات ہی ہیں، مگر ان کو اضافت و نسبت ، الی الحق ہو جاتی ہے۔ جیسے عَلِیْمٌ ۔۔۔ علم، اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے مگر معلوم سے بھی اس کو ربط و تعلق ہوتا ہے۔ چناں چہ ان صفات کے ظہور میں مخلوقات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

(3) تیسری قسم میں موصوف یعنی ذات میں ان صفات کا کوئی وصف قائم نہیں ہوتا۔ بلکہ موصوف کو کسی اور سے نسبت دی جاتی ہے تو ایک صفت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً زید سامنے کھڑا تھا تو 'سامنے' کی صفت نمایاں ہوئی اور اگر وہ پیچھے آکر کھڑا ہو جائے تو 'پیچھے' کی صفت ظاہر ہونے لگے گی۔

تمام صفات الٰہیہ ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ ہر ایک کے جدا معنی ہیں۔ ہر ایک کے مختلف آثار ہیں۔ هُوَ اللَّــهُ الَّذِي لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ، یعنی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک ہے، ہر عیب سے پاک ہے، سلامتی دینے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، سب پر غالب ہے، زبردست عظمت والا ہے، کبریائی والا ہے،(الحشر:23)۔ اور هُوَ اللَّــهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ، اور وہ اللہ تخلیق کا منصوبہ رکھتا ہے، اس کا نفاذ بھی کرتا ہے، اس کے مطابق صورت گری بھی کرتا ہے، (الحشر:24)۔۔۔ مرتبۂ صفات الٰہیہ کو جبروت کہتے ہیں۔

بعض صفاتِ حقیقی ، اضافی ہیں۔ جیسے ، عَلِیْمٌ، کیوں کہ یہ ہے تو وجودی اور حقیقی صفت ، مگر اس کو معلوم کی طرف اضافت و نسبت بھی ہوتی ہے۔

Siddiqui Publications

بعض صفات، اضافی محض ہوتے ہیں۔ جیسے اَوَّلُ وَ اٰخِرُ۔ قرآن مجید میں ہے، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، یعنی وہ (اللہ) ہی اوّل ہے اور (وہی) آخر اور (وہی) ظاہر ہے اور (وہی) باطن ہے، (الحدید:3)۔ وہ اپنی ذات کے لحاظ سے اول ہے۔ اور صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ اور آثار کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ اور وہ ذات کے لحاظ سے باطن ہے۔

- اسماء الحسنٰی:

اسم، ذات اور صفت کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا لحاظ رکھیں تو ان سے اس کے نام آشکار ہوتے ہیں۔ بِسْمِ اللَّـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ یعنی، (شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو رحمان ور حیم ہے، (الفاتحہ:1)۔ اللہ، ذات ہے۔ رحم، صفت ہے۔ اور الرَّحْمَـٰنِ و الرَّحِيمِ، اسمآء الٰہیہ ہیں۔ ایک دفعہ اللہ کا لفظ کہا جاتا ہے مقابل صفات کے۔۔۔ مثلاً، اللَّـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ، اور وہ اسم ذات ہوتا ہے۔ ایک دفعہ اللہ کا لفظ بندے کے مقابل کہا جاتا ہے اور اس وقت ذات، جامع صفاتِ کمالیہ مراد ہوتی ہے۔

اسمآءِ الٰہی "توفیقی" ہیں۔ یعنی قرآن اور حدیث میں اللہ کے جتنے نام آئے ہیں ہم ان کو اللہ کی صفت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسی واسطے فرمایا کہ اس کے سب نام بہترین ہیں۔ اس کے سب نام اسماء الحسنٰی ہیں۔ وہ فرماتا ہے، اللَّـهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ، یعنی اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، (سورۃ طٰہٰ: آیت 8)۔

اللہ کے بعض اسماء، وجودی ہیں۔ اثباتی ہیں۔ جیسے حَیٌّ، عَلِیْمٌ، قَدِیْرٌ۔

بعض عدمی و سلبی ہیں۔ جن سے ذاتِ الٰہی کا عیوبِ مخلوقات سے پاک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، صَمَدٌ۔ بے نیاز، غنی، بے احتیاج۔

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ مگر در اصل قرآن اور حدیث میں اللہ تعالیٰ کے جتنے نام بھی وارد ہوئے ہیں وہ سب اسماء الحسنٰی ہی ہیں۔ مثال کے طور پر "قَدِیْرٌ"۔ یہ نام اِن ننانوے ناموں میں شامل نہیں ہے۔ لیکن قرآن میں کئی مقامات پر إِنَّ اللَّـهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آیا ہے۔

یہ بات نوٹ کرنے والی ہے کہ ہمیشہ متضائفین یعنی نسبتی نام ایک دوسرے کی طرف احتیاج رکھتے ہیں۔ جیسے بھائی کا لفظ اس قوت تک صادق نہیں آتا جب تک کہ اس کا کوئی بھائی نہ ہو۔ اسی طرح، "باپ بیٹا"، "شوہر بیوی"، "استاد شاگرد"، "بادشاہ رعایا" اور رب وعبد"، وغیرہ۔